دفاع کے لئے تعمیر و ترقی

جواہرلال نہرو

پبلیکیشنز ڈویژن

آج ہم لوگ یہاں اس بات پر غور کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں کہ ملک کی تیز رفتار ترقی کے پیش نظر جو ہنگامی حالات ہم پر مسلط ہو گئے ہیں ان کو سمجھیں اور موٹے طور سے یہ ہدایات دیں کہ ان کا کس طرح مقابلہ کیا جائے جب یہ ہنگامی حالات اچانک پیدا ہو گئے اور ہم نے محسوس کیا کہ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں کافی تیاری کرنی ہوگی، کافی خرچ کرنا ہوگا اور اس طرح کے دوسرے اقدامات کرنے ہوں گے تو کچھ لوگوں نے ایک لمحے کے لئے یہ سوچا کہ ان تیاریوں کا ہمارے ترقیاتی پلانوں پر نہایت برا اثر پڑے گا۔ بہرحال گزشتہ موقع پر جب ہم اکٹھے ہوئے تھے تو کونسل کی یہ رائے تھی کہ جہاں تک ممکن ہو ہم ہنگامی حالات کو اپنی ترقیاتی اسکیموں پر اثر انداز نہ ہونے دیں۔ جتنا زیادہ ہم نے اس مسئلے پر غور کیا ہم اس نتیجے پر پہونچے کہ ہماری ترقیاتی اسکیمیں مجموعی طور سے ہمارے دفاع کا ایک حصہ ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ اندازہ لگایا گیا تھا کہ ۸۶ فی صدی ترقیاتی منصوبے لازمی طور سے دفاع کا ہی حصہ ہیں اور باقی چودہ فی صدی ہیں ان کا بھی دفاع سے بالواسطہ تعلق ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ اسکیموں پر عمل درآمد کی رفتار سست کر دی جائے یا کسی اور طریقے سے اس میں ہم آہنگی لائی جائے لیکن ہمارے پلان کا زیادہ تر حصہ بنیادی طور سے دفاع کے لئے ہی ہے۔ اس لئے یہ کہنا نہ مناسب ہے اور نہ درست کہ یہ دفاع سے متعلق خرچ ہے اور یہ ترقی سے متعلق خرچ ہے۔ گویا کہ دونوں دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ مثال کے طور دفاعی نقطۂ نظر سے یہ ضروری ہے کہ ہماری زرعی پیداوار خوب اچھی ہو۔ اگر زرعی پیداوار خوب اچھی ہو اور اس کی کمی نہ ہو تو نہ صرف خارجی زرمبادلہ کی بچت ہوگی بلکہ ہماری زرعی بنیاد مضبوط ہوگی جس کے اوپر ہم اپنی صنعتی اور دفاعی کوششوں کی بنیاد رکھ سکتے ہیں۔ لہٰذا ہمارے کھیتوں کی زیادہ پیداوار اتنی ہی اہم ہے جتنی بندوقیں ہیں۔

یہی بات صنعتوں پر بھی صادق آتی ہے۔ ایسی چند صنعتیں ہو سکتی ہیں جن کو ملتوی کیا جا سکتا ہے لیکن جیسا پلان ہم نے بنایا ہے اس کی بنیاد ہی اہم اور ضروری چیزوں پر رکھی گئی ہیں، جن کی تکمیل سے ہماری قوم مضبوط ہوگی۔ مثال کے طور پر ہمیں اپنی دفاعی صنعتوں کی ترقی پر زور دینا ہے۔ یہ بات خالص دفاعی نقطۂ نظر سے بھی نہایت اہم ہے جن صنعتوں کو اولیت دی جاتی ہے ان کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے ان کی اہمیت میں تھوڑا بہت رد و بدل کیا جا سکتا ہے لیکن مجموعی طور سے جن بڑی صنعتوں کو ہم نے اپنے پلان میں قائم کرنے کا ارادہ کیا ہے وہ دفاع کے لئے ضروری ہیں۔ اسی طرح بجلی اور نقل و حمل بھی ضروری ہیں۔ ان تمام چیزوں کا دفاع سے گہرا تعلق ہے اور یہ چار پانچ مدیں مجموعی طور سے پلان کا پچاسی فی صد حصہ ہیں۔ اور جو حصہ بچ جاتا ہے، جیسے سماجی خدمتیں

---

۱۰ جنوری ۱۹۶۵ء کو نئی دہلی میں قومی ترقیاتی کونسل کی اسٹینڈنگ کمیٹی کے اجلاس میں وزیر اعظم کی تقریر۔

تعلیم وغیرہ وہ بھی قدرے مختلف نقطۂ نظر سے اتنی ہی اہم ہیں۔ خالص دفاعی نقطۂ نظر سے ہمیں تیزی کے ساتھ تربیت یافتہ کارکن، انجینئر اور اسی قسم کے دوسرے افراد تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے یہ بات نہایت اہم ہو جاتی ہے کہ انہیں تعلیم و تربیت دی جائے۔ کیونکہ تعلیم سے ہماری زرعی اور صنعتی کوششوں کا معیار بلند ہوگا۔ لیکن تعلیم کی دوسری شکلیں بھی اتنی ہی اہم ہیں۔ اس لئے صحیح معنوں میں ہمارے سامنے اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں رہ جاتا کہ ہم اپنے پلان میں معمولی رد و بدل کر کے آگے بڑھتے جائیں۔

لیکن اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم پر ایک بہت بڑا بوجھ پڑ جائے۔ ایک تو لڑائی کا براہِ راست بوجھ اور دوسرا لڑائی کا بالواسطہ بوجھ یعنی پلان کا بوجھ بھی پڑے گا۔ بلاشبہ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ قوم کی قوت برداشت کی بھی حدیں ہوتی ہیں لیکن ان حدود کا انحصار انجام کار ہنگامی حالات پر ہوتا ہے۔ عام زمانے میں کوئی بھی شخص حکومت کی آمدنی بڑھانے یا اتنا خرچ کرنے کے بارے میں جتنا جنگ کے زمانے میں کیا جاتا ہے، سوچ بھی نہیں سکتا لیکن جب جنگ چھڑ جاتی ہے تو ان حدوں میں لچک پیدا ہو جاتی ہے۔ ان میں لچک پیدا ہونی بھی چاہیئے کیونکہ قوم اپنے وجود کو برقرار رکھنے کے لئے برسرپیکار ہوتی ہے۔ لہٰذا ہمارا رویّہ یہ ہونا چاہیئے کہ جس حد تک ہم سے ہو سکے کر گزریں۔

اس مسئلے کا دوسرا پہلو بھی ہے۔ ملک میں عوامی جوش و خروش کا بے پناہ مظاہرہ ہو رہا ہے۔ یہ جوش و خروش نہایت قابل قدر ہے اور اس نے ہماری ہمتوں کو بلند کر دیا ہے۔ بہرحال جنگ کرنے کے لئے ہم دفاعی فنڈ پر مشکل سے ہی انحصار کر سکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ ممکن نہیں ہے اور مناسب بھی نہیں ہے۔ ڈیفنس فنڈ کا بیشتر حصہ چھوٹے اور غریب آدمیوں کی دین ہے۔ میں بڑے اور امیر آدمیوں کی کوئی نکتہ چینی نہیں کر رہا لیکن یہ معمولی لوگ ہی ہیں جنھوں نے اس میں زیادہ چندہ دیا ہے۔ لہٰذا اب یہ بہتر ہوگا کہ اس بوجھ کو دوسرے منصفانہ ذرائع سے مساوی کر دیا جائے۔ اس کا نفسیاتی پہلو یہ ہے کہ لوگوں کو یہ محسوس کرنا چاہیئے کہ وہ ان ہنگامی حالات کا اپنے طور سے اور اپنی کوششوں سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ اگرچہ انھیں اس سے تکلیف بھی پہنچے۔ دراصل انھیں تکلیف پہنچنی ہی چاہیئے۔ بہت سے لوگوں کو تکلیف پہنچی ہے، صدمہ پہنچا ہے اور اس نے بہت سی جانیں لی ہیں۔ لہٰذا اگر کوئی آدمی یہ دلیل دیتا ہے کہ اس سے اسے مالی طور پر تکلیف پہنچی ہے تو یہ کوئی مناسب بات نہیں ہے۔

ہم اس جنگی صورت حال کا کسی حد تک اپنے ذرائع سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ یہ ہمارے ملک اور

بیرونی دنیا کے لئے بہت بڑی بات ہوگی۔ آپ سب جانتے ہیں کہ دوسرے ملک ہماری بہت اچھی طرح سے مدد کر رہے ہیں، خاص طور سے امریکہ، انگلینڈ اور کچھ دوسرے ممالک۔ میں سمجھتا ہوں کہ مدد مانگنے اور لینے میں ہم پوری طرح حق بجانب ہیں۔ ایسا کرنے میں میرے دل میں کوئی اضطراب یا ندامت نہیں ہے لیکن اس مدد کو ہم اسی وقت صحیح معنوں میں حق بجانب ثابت کر سکیں گے جب ہم اس بوجھ کو خود اٹھانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ ہمارے اپنے لوگوں کے نقطۂ نظر سے بلکہ اس سے بھی زیادہ دوسروں کے نقطۂ نظر سے یہ بالکل غلط ہوگا اگر وہ یہ محسوس کریں کہ ہم لوگ ڈھیلے پڑے ہوئے ہیں یا اس بوجھ کو پوری طرح خود نہیں اٹھا رہے ہیں بلکہ ان پر ڈال رہے ہیں۔ یہ بات کسی طرح درست نہیں ہوگی۔ ہماری ہمت اور حوصلے پر بھی اس کا برا اثر پڑے گا۔ اگر وہ لوگ یہ دیکھیں گے کہ ہم پوری کوشش کر رہے ہیں حتیٰ کہ ہمیں اپنے ذرائع سے اس کا مقابلہ کرنا نہایت مشکل ہو رہا ہے تو وہ ہمارے اس رویے کی تعریف کریں گے اور زیادہ فیاضی کے ساتھ مدد دینے پر مائل ہوں گے لیکن اصل بات یہ ہے کہ ہم اس صورت حال کا خود مقابلہ کریں۔ ہمت کے ساتھ اس کا مقابلہ کرنا اور اس بوجھ کو اٹھانے کی ہر خواہش بذات خود ہمارے اپنے لوگوں اور دوسرے ملکوں کے لوگوں کے لئے نہایت بہتر ہوگی۔ انھیں احساس ہوگا کہ ہم اس معاملے میں نہایت سنجیدہ ہیں۔

جہاں تک ہمارے ترقیاتی منصوبوں کا تعلق ہے یہ اسی لئے بنائے گئے ہیں اور ان کا یہی مقصد ہے کہ وہ عوام کے معیار زندگی کو اوپر اٹھائیں لیکن ان کا یہ بھی بنیادی مقصد ہے کہ وہ مجموعی طور سے ہماری قوم کو طاقتور اور مستحکم بنائیں۔ ہماری اصلی طاقت یہ نہیں ہے کہ ہمیں ہتھیار اور ہوائی جہاز دوسرے ملکوں سے ملیں حالانکہ بحرانی دور میں اس کی بھی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ ہماری اصلی طاقت اس میں ہے کہ ہم اپنی پیداوار اور اپنے وسائل پر زیادہ سے زیادہ بھروسہ کریں۔ آپ جانتے ہیں کہ دنیا کے بڑے اور طاقتور ملک وہ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو صنعتی طور پر آگے بڑھایا ہے اور اس طرح جنگ کے لئے یا پرامن طور پر ترقی کے لئے طاقت حاصل کی ہے۔ اس لئے اصلی طاقت صنعتی ترقی اور جدید تکنیکوں سے پیدا ہوتی ہے چاہے آپ انھیں زراعت پر منطبق کریں یا صنعت پر۔ اصلی طاقت کی کسوٹی یہ ہے کہ آپ کتنا فولاد تیار کرتے ہیں، کتنی بجلی پیدا اور استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے اگر ہم فوری بحران کا مقابلہ کرنے کے لئے اصلی طاقت حاصل کرنے کے عمل میں تاخیر کر دیں تو ہم کوئی اچھا کام نہیں کریں گے۔ یہ تمام وجوہ ہمیں اس نتیجے پر پہنچنے پر مجبور کرتے ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو ہم اس ترقیاتی پروگرام پر معمولی رد و بدل کے بعد عمل کرتے جائیں اور اصلی طاقت حاصل کریں

ہمیں اس کام کو جنگ کی موجودہ صورت حال اور مستقبل دونوں کے نقطۂ نظر سے کرنا چاہیئے۔ آپ کو تعجب ہو سکتا ہے کہ یہ نام نہاد جنگی صورت حال کیا ہے؟ فی الحال کوئی جنگ نہیں ہو رہی ہے اور اس طرح کا کوئی بھی سلسلہ نہیں ہے لیکن میں آپ کو نہیں بتا سکتا کہ کیا کچھ ہو جا سکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ جو بات اچھی طرح محسوس کریں وہ یہ ہے کہ چینی فوجوں کا پیچھے ہٹنا یا جنگ بندی یا کولمبو تجاویز یا ہے جو بھی رُخ اختیار کریں۔ حتیٰ کہ یہ سوچ بھی لیا جائے کہ وہ وہی رُخ اختیار کریں گی جو انھیں اختیار کرنا چاہیئے یعنی یہ جنگ بندی کچھ دنوں تک جاری رہے گی تو بھی ان تمام باتوں سے اس صورت حال میں کوئی بنیادی فرق نہیں پڑتا، جو یہ ہے کہ چینیوں نے ہم پر حملہ کیا ہے اور ہمارے لئے خطرہ ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ ہم پر بار بار حملہ کریں اور خطرہ بنے رہیں۔ اگر ہم پر حملہ نہ بھی کیا جائے تو بھی پس منظر میں یہ خطرہ موجود رہے گا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ کتنے دنوں تک باقی رہے گا لیکن یہ یقیناً بہت دنوں تک رہے گا۔ اس لئے اپنے ملک، عزت نفس اور سالمیت کی حفاظت کا صرف یہی طریقہ ہے کہ ہم اپنے کو فوجی اور معاشی دونوں لحاظ سے جس قدر جلد ممکن ہو سکے مضبوط بنائیں۔ یہ خیال جو ممکن ہے پھیل گیا ہو کہ سارا خطرہ ختم ہو گیا ہے یا جلد ہی دُور ہو جائے گا کسی بھی نقطۂ نظر سے بالکل نامناسب ہے حتیٰ کہ مستقبل قریب میں اگر ہماری سرحدوں پر جنگ نہ ہو رہی ہو تو بھی اس خیال کو پھیلنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اور آپ کو اپنی ریاستوں میں اور اپنے عوام کے سامنے اس پہلو پر زور دینا چاہیئے۔ ہم جنگ کے خواہاں نہیں ہیں اور جنگ برائے جنگ کے قائل بھی نہیں۔ ہم جنگ سے بچنا چاہتے ہیں، لیکن ہم کمزور بن کر جنگ سے نہیں بچ سکتے۔ ہم اپنے اوپر حملہ کر دیئے جانے کا خطرہ مول نہیں لے سکتے اور ایسا بھی نہیں کر سکتے کہ اس حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار نہ رہیں۔ اس لئے تمام تیاریاں جاری رہنی چاہئیں، اخراجات ہوتے رہنے چاہئیں اور لوگوں میں جوش و خروش قائم رہنا چاہیئے۔

اس کی ایک صورت گاؤں کے رضاکار دستے (ویلج والنٹیئر فورس) کی ایک اسکیم ہے۔ میں اس کی تفصیلات میں نہیں جاؤں گا لیکن مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ اسکیم بہت اہم ہے کیونکہ یہ دیہی علاقوں میں رہنے والی ہماری آبادی کے بہت بڑے حصے کو متاثر کرتی ہے۔ اس اسکیم کے تحت وہ لوگ ایسے کام کریں گے جو ہماری ترقی اور جنگی کوششوں کے لئے مفید ہوں گے۔ اگر یہ اسکیم ۵۰ فی صد بھی کامیاب ہو جائے تو یہ نہایت شاندار کارنامہ ہوگا بلکہ تقریباً ایک معجزہ ہوگا جو ہندوستان کی صورت کو بدل دے گا۔ رضاکار دستے کو محاذ پر نہیں بھیجا جائے گا بلکہ ان سے گاؤں میں ہی کام لیا جائے گا۔ صرف دفاع کے لئے نہیں بلکہ ضروری ہوا تو امن و امان قائم رکھنے اور اسی طرح کے دوسرے کاموں

کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ اصل چیز یہ ہے کہ لوگوں کے حوصلے بلند ہیں اور ان کے جوش و خروش کو ایک خاص سمت میں موڑ دیا جائے۔ وہ محسوس کریں کہ اگر وہ کھیتی باڑی میں اچھا کام کر رہے ہیں تو یہ کام صرف ان کے لئے ہی اچھا نہیں ہے بلکہ یہ جنگی کوششوں کا بھی ایک حصہ ہے۔ اس لئے میں اس اسکیم کی طرف آپ کی توجہ دلاؤں گا جسے وزارت اجتماعی ترقی کے لوگوں نے مرتب کیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس سے پوری طرح تعاون کریں۔

میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر سماجی خدمت کی رفتار ہلکی کرنے کی کوشش کی گئی تو یہ بدقسمتی کی بات ہوگی۔ چاہے صحت و صفائی کا کام ہو یا تعلیم، دونوں ہی ہمیشہ سماج کے لئے بہت ضروری ہیں، پھر لڑائی کے زمانہ میں تو ان کی اہمیت اور بھی زیادہ ہے۔ دشمن کے ہاتھوں مارے جانے والوں اور گھائل ہونے والوں کی تعداد ان بیماریوں کا شکار ہونے والوں سے کہیں کم ہے جو لڑائی کے زمانے میں خاص کر پیدا ہوتی ہیں اور دوسرے لوگوں میں پھیلتی ہیں۔ چنانچہ صحت اور تعلیم کی اسکیموں کو جاری رکھنا بہت ضروری ہے۔ تعلیم کی اہمیت تو ایک اور وجہ سے بھی ہے۔ پچھلے دنوں میں ہم بنیادی تعلیم کے بارے میں بہت پڑھتے رہے ہیں، اگر ہم نے اس پر کس حد تک عمل کیا ہے یہ قطعی طور سے نہیں کہا جا سکتا۔ بنیادی تعلیم کا نظریہ یعنی تعلیم کا تعلق مفید کام سے ہے یہ بات بڑی اہم ہے، میں تو یہاں تک کہوں گا کہ جنگ کے نقطۂ نظر اور ڈسپلن اور ٹریننگ کے خیال سے بھی اس کی بڑی اہمیت ہے۔ جیسا کہ میں مرکزی وزارت تعلیم کو مشورہ دے چکا ہوں، آپ سے بھی کہوں گا کہ اس معاملے کی طرف توجہ دیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض پردیش تو اس طرف متوجہ ہیں اور بعض نہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی فرسودہ خیال ہے۔ یہ بات غلط ہے یہ کوئی فرسودہ خیال نہیں۔ یہ تو لوگوں کو ذہنی اور دوسرے اعتبار سے صحت مند بنانے کا جدید ترین نظریہ ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ مفید کام کا مطلب بس چرخہ چلانا ہے، بلاشبہ چرخہ بھی ایک مفید کام ہے، لیکن اس کے علاوہ دوسری قسم کے اور بھی دسیوں کام ہیں جیسے اسکول میں پٹیاں تیار کی جا سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ پیکٹوں اور دوسری چیزیں ہیں جن کی جنگی کاموں میں ضرورت پڑتی ہے اور یہ اسکولوں میں تیار کی جا سکتی ہیں۔

اس کے علاوہ ٹیکنیکل تعلیم ہے جو ہر زمانہ میں بڑی اہم چیز ہے اور اس وقت تو اور بھی زیادہ ہے۔ یہ بات پہلے بتائی جا چکی ہے کہ ہمیں لائق اور ضرورت مند طالب علموں کو بہت سارے وظیفے دینے چاہئیں۔ یہ مستقل وظیفے ہوں۔ یہ نہیں کہ کچھ روپیہ دے دئے جائیں۔ اگر کوئی شخص انجینیری سیکھنا چاہتا ہو تو اس کی مستقل امداد ہونی چاہئے۔ اور ہم کہہ چکے ہیں کہ ایسا ہونا ہی چاہئے۔ میرا خیال ہے کہ اس وقت اس معاملے کی

اور زیادہ اہمیت ہو گئی ہے کیونکہ ہمیں بڑی تعداد میں ٹیکنیکل ٹریننگ پائے ہوئے لوگوں کی ضرورت ہے۔ ہم لوگوں کو واقعی بڑی تعداد میں وظیفے دیں گے اور وہ ان سے فائدہ اٹھائیں گے تو اس بات کا عوام پر بڑا اچھا اثر پڑے گا۔ ہم لوگوں سے بالواسطہ یا بلاواسطہ ٹیکس کی صورت میں بہت سا روپیہ لینا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں بھی انہیں کچھ دینا چاہیئے، اور میں سمجھتا ہوں کہ عام تعلیم اور صحت کے علاوہ انہیں وظیفے دینا اچھا کام ہے اس لئے یہ کہنا ٹھیک نہیں کہ تعلیم اور صحت و صفائی کے کاموں کو بند کر دیا جائے۔ ہم کس لئے لڑائی لڑ رہے ہیں؟ ظاہر ہے کہ عام لوگوں کے لئے۔ تو پھر میں زور دے کر کہوں گا کہ ہمیں بڑی تعداد میں انہیں وظیفے دینے چاہئیں۔ ڈاکٹری کی تعلیم کے لئے، انجینیرنگ کے لئے، اور دوسری مخصوص تعلیم کے لئے۔ میں اس کو بڑی اہمیت دیتا ہوں اس میں ہمیں کچھ روپیہ تو خرچ کرنا ہی پڑے گا، لیکن اس کی وجہ سے کوئی رکاوٹ نہیں پڑنی چاہیئے، کیونکہ اس سے جو کچھ حاصل ہوگا وہ اس پر خرچ ہونے والے روپیے کہیں زیادہ ہوگا

حقیقت حال یہ ہے کہ یہ ایک خطرہ ہے جس کا ہمیں سامنا کرنا ہے اور میں دہراتا ہوں کہ ہو سکتا ہے ہمیں پھر اس کا سامنا کرنا پڑے۔ کسی بھی صورت میں یہ خطرہ بہت دنوں تک کے لئے برسوں کے لئے موجود رہے گا۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس دوران میں کیا ہوتا ہے، جنگ پھر چھڑتی ہے یا نہیں لیکن یہ خطرہ بدستور موجود رہے گا اور اس سے صرف اسی صورت میں بچا جا سکتا ہے کہ جب یہ خطرہ ہمارے سامنے آئے تو ہم اس کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار رہیں۔ اور جب یہ سامنے آجائے تو اس کا مقابلہ کر لیں۔ اس کا ایک فائدہ بھی ہے۔ نفسیاتی طور سے یہ لوگوں میں اس سے کہیں زیادہ کام کرنے کا جذبہ پیدا کر دیتا ہے جتنا وہ دوسرے حالات میں کرتے۔ در حقیقت جنگ ایک نہایت خوفناک چیز ہے لیکن جنگ ایجادات کی ماں بھی رہی ہے صرف فن حرب کے معاملے میں نہیں بلکہ دوسری چیزوں کے بارے میں بھی۔

میں چاہتا ہوں کہ آپ سب لوگ یہ محسوس کریں کہ آج کی زندگی میں سائنسی ترقیاں کتنا اہم حصہ لیتی ہیں۔ اور بلاشبہ جنگ بھی ان ہی کے بل بوتے پر لڑی جاتی ہے۔ جنگ اب راجپوتوں کی شجاعت اور دلیری کے بل بوتے پر نہیں بلکہ سائنسی ترقیوں کی بنیاد پر لڑی جاتی ہے۔ راجپوتی شجاعت بہت اچھی چیز ہے اس سے آدمی میں جوش و خروش پیدا ہوتا ہے مگر یہ اصل لڑائی نہیں ہے۔ آج آپ کو پیداوار کے لئے سائنسی معلومات اور سائنسی طریقہ کار کی جانکاری کی ضرورت ہے۔ آپ کو صحت بلکہ ہر چیز کے لئے ان کی ضرورت ہے اور آپ دیکھیں گے کہ بہت سے ملکوں میں سائنسی تحقیقات پر جو روپیہ خرچ کیا جاتا ہے وہ ان کی آمدنی یا محاصل کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔

گذشتہ پندرہ برسوں میں ہم نے ان مدّوں پر اخراجات میں کافی اضافہ کیا ہے لیکن اب بھی ہمیں یہ احساس ہونا چاہیئے کہ یہ خرچ ہماری آمدنی کا نسبتاً ایک چھوٹا حصّہ ہے۔ حتیٰ کہ یورپ کے چھوٹے چھوٹے ملک بھی اپنی آمدنی کا بہت بڑا حصّہ سائنسی ترقّی کے لئے خرچ کرتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان سے بعد میں بہت فائدہ پہونچے گا۔

جنگ نہایت ہی خوفناک ہونے کے ساتھ ساتھ بیہودہ حرکت بھی ہے۔ اس سے انسان میں غلط رجحانات پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس طرح کے ہنگامی حالات بہت مفید ہیں کیونکہ یہ لوگوں کے دماغوں کو ترقّیاتی کاموں وغیرہ کی طرف موڑ دیتے ہیں۔ اگر ہم کسی طرح جنگ کے بُرے عناصر نکال دیں اور اچھے عناصر کو رہنے دیں تو یہ نہایت عمدہ بات ہوگی لیکن کوئی شخص آسانی سے یہ کام نہیں کر سکتا۔ بہرحال ہمیں ان ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنا ہے اور ان کا مقابلہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم ان سے فائدہ اُٹھائیں اور اپنے ترقّیاتی پروگراموں پر اس سے کہیں زیادہ تیزی کے ساتھ عمل درآمد شروع کر دیں جتنا ہم عام حالات میں کرتے۔ اس مسئلے کو اسی نظر سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اور ہمیں اس پہلو پر زور دینا چاہیئے کہ ہم ہنگامی حالات سے فائدہ اُٹھائیں اور اپنے کو مضبوط بنائیں۔ بلاشبہ یہ ایک بڑا اور سخت خطرہ ہے۔ اور ہمیں اس کا مقابلہ کرنا ہے لیکن اس مسئلے کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے یہ ان بڑے اور اہم مواقع میں سے ایک ہے جس کے ذریعے آپ ہر طرح سے قوم کو اونچا اُٹھا سکتے ہیں۔

(بکری کے لئے)
پبلشرز:- ڈائرکٹر پبلیکیشنز ڈویژن
پرنٹرز:- ماڈل پریس پرائیویٹ لمیٹڈ دہلی
ماگھ شک سمت ۱۸۸۴
فروری سنہ ۱۹۶۳ء